رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ للعہ
ششماہی عہ
سہ ماہی ۱۲

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۵ | ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۸ اگست ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو نزلہ کی تکلیف ہے ؛۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج پھر ناساز ہو گئی ۔ دعائے صحت کی جائے ؛۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو کئی دن کے وقفہ کے بعد کل سے پھر پیشاب کی تکلیف ہے ۔ نیز مفتی فضل الرحمن صاحب طبیب کو اختلاج القلب کے دورہ کی شکایت ہے ۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے ؛۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی ۔ اور گیانی واحد حسین صاحب مونگ رسول ۔ ضلع گجرات اور ملک محمد عبد اللہ صاحب و مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر علاقہ بہاولپور میں بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حسنِ لازوال کی ایک جھلک

"کامل درجہ کی محبت یا تو حسن کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے ۔ اور یا احسان کے ذریعہ سے اور اللہ جلشانہٗ کا حسن اس کی ذات اور صفات کی خوبیاں ہیں ۔ اور خوبیاں یہ ہیں کہ وہ خیر محض ہے ۔ اور مبدا ہے جمیع فیضوں کا ۔ اور مصدر ہے تمام خیرات کا ۔ اور جامع ہے تمام کمالات کا ۔ اور مرجع ہے ہر یک امر کا ۔ اور موجد ہے تمام وجودوں کا اور علت العلل ہے ہر یک موثر کا جس کی تاثیر یا عدم تاثیر ہر ایک وقت اسکے قبضہ میں ہے ۔ اور واحد لاشریک ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور اقوال میں اور افعال میں ۔ اور اپنے تمام کمالوں میں ازلی اور ابدی ہے ۔ اپنی جمیع صفات کاملہ کے ساتھ ۔ بڑا ہی نیک اور بڑا ہی رحیم باوجود قدرت کاملہ سزا دہی کے ہزاروں برسوں کی خطائیں ایک دم کے رجوع میں بخشنے والا ۔ بڑا ہی حلیم اور بردبار اور پردہ پوش کروڑہا نفرت کے کاموں اور مکروہ گناہوں کو دیکھنے والا ۔ اور پھر جلد نہ پکڑنے والا ۔ اگر اس کا روحانی جمال تمثل کے طور پر ظاہر ہو ۔ تو ہر یک دل پروانہ کی طرح اس پر گرے ۔ پر اس نے اپنا جمال غیروں سے چھپایا ۔ اور انہی پر ظاہر کیا ۔ جو صدق سے اس کو ڈھونڈتے ہیں ۔ اس نے ہر یک خوبصورت چیز پر اپنے حسن کا پرتوہ ڈالا ۔ اگر آفتاب ہے یا ماہتاب یا وہ ستارے جو چمکتے ہوئے نہایت پیارے معلوم ہوتے ہیں ۔ یا خوبصورت انسانوں کے مونہہ جو دلکش اور ملیح دکھائی دیتے ہیں ۔ یا وہ تازہ اور سرسبز اور خوشنما پھول جو اپنے رنگ اور بو اور آب و تاب سے دلوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں ۔ یہ سب درحقیقت ظلی طور پر اُس حسنِ لازوال سے ایک ذرہ کے موافق حصہ لیتے ہیں ۔ وہ حسن ظن اور وہم اور خیال نہیں ۔ بلکہ یقینی اور قطعی اور بدیہی روشن ہے ۔۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن میں مسجد احمدیہ کس طرح تبلیغ اسلام کا ذریعہ بن رہی ہے

حضرت مولوی شیر علی صاحب کا مکتوب گرامی

(بذریعہ ہوائی ڈاک)

مسجد لنڈن ۱۰ اگست ۳۷ء خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد فضل لنڈن کا وجود بھی تبلیغ کا ایک زبردست ذریعہ ثابت ہو رہا ہے۔ جو لوگ بیرونی ممالک مثلاً ممالک یورپ۔ افریقہ۔ ایشیا۔ امریکہ اور جزائر سے سیر کے لئے لنڈن آتے ہیں کئی ان میں سے مسجد کے دیکھنے کے لئے آجاتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے نہائت تعلیم یافتہ اور سمجھدار آدمی ہوتے ہیں۔ اور بیرونی ممالک کے علاوہ خود انگلستان کے مختلف شہروں کے آدمی جب لنڈن آتے ہیں۔ تو بعض ان میں سے مسجد کو دیکھنے کے لئے آجاتے ہیں گویا ہماری مسجد اب لنڈن کے قابل دید مقامات میں سے ہو چکی ہے۔ اور لنڈن کی جو گائیڈ بکس سیاحوں کی راہنمائی کے لئے بنی ہوئی ہیں۔ ان میں ہماری مسجد کا بھی ذکر ہے۔ مسجد کی شہرت کا ایک باعث وہ جلسے ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً مسجد میں نہائت کامیابی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ جن میں لنڈن کے ہر طبقہ کے نامی آدمی شریک ہوتے ہیں۔ اور جن کا ذکر لنڈن کے مختلف اخبارات میں شائع ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا انگلستان کے ایک قصبے کا ایک بوڑھا آدمی مسجد میں آیا۔ اس نے کہا کہ میرا یہ دستور العمل ہے۔ کہ جب مجھے فرصت ملتی ہے تو میں لنڈن آجاتا ہوں۔ اور لنڈن کا کوئی نہ کوئی مشہور مقام دیکھتا ہوں۔ اور اس مقام کے متعلق لٹریچر خرید کر کے اپنے ساتھ لے جاتا ہوں۔ میں نے اپنے گھر میں ایک لائبریری بنائی ہوئی ہے۔ جس میں دلچسپ معلومات پر مشتمل کتابیں جمع کرتا ہوں۔ کچھ عرصہ ہوا میں نے ایک اخبار میں اس مسجد کا فوٹو اور حالات دیکھے تھے۔ اور اس وقت میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب کی دفعہ جب میں لنڈن جاؤنگا۔ تو اس مسجد کو جا کر دیکھوں گا۔ گزشتہ سال ایک صاحب آئے انہوں نے کہا کہ میں ایک کتاب تصنیف کر رہا ہوں۔ جس میں لنڈن کی عجیب چیزوں کے حالات جمع کر رہا ہوں۔ میں اس کتاب میں اس مسجد کے متعلق اور اسلامی طریق عبادت اور اسلامی تعلیم کے متعلق بھی کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اس نے ضروری حالات جمع کئے۔ اور اپنے مضمون کا مسودہ درد صاحب کے پاس بغرض اصلاح بھیجا۔

افراد کے علاوہ بعض سوسائٹیوں کے ممبر بھی مسجد میں آتے ہیں۔ اور نہائت دلچسپی کے ساتھ سلسلہ کے حالات اور اسلامی تعلیم کا ذکر سنتے ہیں۔ اور یہ سوسائٹیاں صرف لنڈن سے تعلق نہیں رکھتیں۔ بلکہ بیرونی ممالک سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔ اور اس طرح اس جگہ کے مبلغ صرف انگلستان میں ہی نہیں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی احسن طور پر تبلیغ کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اس کی ایک دلچسپ مثال جرمنی کے طلباء کی پارٹی ہے۔ جو ہر سال انگلستان میں ایک رنگ کا علمی دورہ کرنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ مختلف سکولوں سے آتے ہیں اور ہر سال عموماً نئے طالب علم ہوتے ہیں ان کے ساتھ ان کے استاد اور استانیاں بھی ہوتی ہیں۔ اور باقاعدہ انتظام کے ساتھ لنڈن اور دوسرے مقامات کا دورہ کرتے ہیں۔ یہ ابھی پختہ عمر کے نوجوان ہوتے ہیں۔ میری موجودگی میں ایسی پارٹیاں دو دفعہ آئی ہیں۔ یہاں کے ایک ہیڈ ماسٹر درد صاحب کے گہرے دوست ہیں۔ اور وہ ایسی پارٹیوں کے مسجد میں لانے کے محرک ہوتے ہیں۔ ان کو (اور ایسا ہی دوسری سوسائٹیوں کے ممبروں کو) مسجد دیکھ کر طبعاً اسلام اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ اور ان کی اس دلچسپی سے پورا فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس سال ان جرمن طالب علموں کی پارٹی ۲۰ جولائی کو مسجد میں آئی۔ درد صاحب نے ان کو پہلے سے چائے کی دعوت دی ہوئی تھی۔ چائے کے موقعہ پر درد صاحب نے ایسا انتظام کیا۔ کہ ہر میز پر ایک احمدی دوست بٹھا دیا۔ تاکہ دوران گفتگو میں وہ ان کو سلسلہ اور اسلام کے متعلق تبلیغ کریں۔ اور چونکہ ان جرمن سٹوڈنٹس میں عورتیں بھی تھیں۔ اس لئے تبلیغ کرنے والوں میں بعض ہماری نو مسلم خواتین بھی شامل تھیں۔ ہر ایک نے اپنے اپنے دائرہ میں تبلیغ کی۔ جس کے نتیجہ میں بعض کو اسلام سے خاص دلچسپی بھی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ ان میں سے ایک صاحب نے ہمارے ایک دوست سے وعدہ کیا کہ میں کل پھر مسجد میں آؤں گا۔ اور اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کرونگا۔ چنانچہ دوسرے دن وہ خود بھی آیا اور اپنے ایک دوست کو بھی ساتھ لایا۔ اور ہمارے احمدی دوست نے اور درد صاحب نے بہت دیر تک ان سے گفتگو کی۔ اور وہ جاتے ہوئے کچھ لٹریچر بھی لے گئے۔ ان سٹوڈنٹس میں سے کئی ایک نے خط و کتابت کے لئے ان دوستوں کو اپنا پتہ بھی دیا۔ اور ان کا پتہ خود لکھ لیا۔ دوسرا طریق درد صاحب نے ایک نیا تجویز کیا جو حاضرین کے لئے دلچسپی کا موجب بھی ہوا۔ اور اس طرح تبلیغ بھی ہو گئی۔ آپ نے جرمن سٹوڈنٹس کو مخاطب ہو کر کہا۔ کہ اس جگہ مختلف زبانیں جاننے والے دوست موجود ہیں۔ آپ لوگوں کے لئے انہیں اپنی اپنی بولی میں تقریر کرتے ہوئے سننا دلچسپی کا موجب ہوگا۔ پس ان دوستوں میں سے بعض اپنی اپنی زبان میں تقریر کریں بعد میں وہ خود یا میں انگریزی زبان میں ان تقریروں کا ترجمہ کر دوں گا۔ سب نے اس تجویز کو پسند کیا۔ چنانچہ اپنے دوستوں میں سے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے پنجابی میں۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے عربی میں۔ میر عبدالسلام صاحب نے اردو میں اور ایک کینیا کے دوست نے افریقہ کی سواحلی زبان میں تقریریں کیں۔ اور ان میں سے بعض نے خود بعد میں اپنی تقریر کا مضمون انگریزی میں بیان کیا۔ اور بعض کی تقریر کا ترجمہ درد صاحب نے انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اور خود بھی انگریزی میں تقریر کی۔ اور ان سب تقریروں میں تبلیغ کے مقصد کو مدنظر رکھا گیا۔ چنانچہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنی تقریر میں اس بات کو واضح کیا۔ کہ آج تمام قوموں میں صلح اور محبت صرف مذہب کے ذریعہ قائم ہو سکتی ہے۔ اور وہ مذہب جو ایسی صلح اور محبت قائم کر سکتا ہے اسلام ہے ان سب تقریروں کا جواب ایک جرمن خاتون نے جرمن زبان میں دیا۔ اس کے بعد جناب درد صاحب نے ہر ایک کو احمدیہ البم کی ایک ایک کاپی بطور تحفہ دی۔ جو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کی۔ یہ کتاب بھی ایک قسم کا آئینہ ہے۔ جس سے انسان سلسلہ احمدیہ کی بڑھتی ہوئی ترقی کا ایک حد تک اندازہ لگا سکتا ہے۔ یہ تحفہ بھی اور تبلیغ کا ذریعہ بھی ہے اس کے بعد انہوں نے مسجد کے اندر جا کر مسجد کو دیکھا۔ اور اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کئے۔ ایک نو مسلم خاتون سلیمہ نامی نے جو قادیان بھی گزشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر پہونچ گئی تھی۔ اس وقت جرمن خواتین کو اچھی طرح تبلیغ کی۔ اور سب دار دین ایک نیک اثر لے کر رخصت ہوئے۔ اس موقعہ پر جن احمدی احباب کو ان جرمن سٹوڈنٹس سے تعارف حاصل ہوا۔ اگر وہ خط و کتابت کے ذریعہ اس تعارف سے فائدہ اٹھائیں تو بہتر نتائج پیدا ہونے کی توقع ہو سکتی ہے۔ سٹوڈنٹس کی تعداد ۵۰ کے قریب تھی۔

مسجد لنڈن نہ صرف لوگوں کے لئے ایک زبردست کشش کا ذریعہ ہے بلکہ اس کا وجود خود ایک تبلیغ مجسم ہے۔ جس اسلامی تعلیم کو ہمارے مبلغ الفاظ کے ذریعہ لوگوں کے آگے پیش کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

معاندین کی جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیز غلط بیانیاں

(۲) ظالموں کو مظلوم بتانے کے حیلے

حیرت ہے۔ کہ احرار اور ان کے انصار آج سے تھوڑا ہی عرصہ قبل یہ تجربہ کرنے کے باوجود کہ جماعت احمدیہ کے خلاف ان کی تمام غلط بیانیاں اور افترا پردازیاں ان کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکیں۔ اور ظاہری لحاظ سے بہت بڑا ساز و سامان۔ اور بڑے بڑے مددگار رکھتے ہوئے ایک مٹھی بھر جماعت کے مقابلہ میں انہیں ناکام و نامراد ہونا پڑا ہے۔ پھر وہ اسی آزمودہ کو آزمانے لگے ہیں۔ چنانچہ ان فتنہ پردازوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کا نقاب اوڑھ کر جو ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے لئے مارِ آستین بنے رہے۔ مگر اب ان کے لئے یہ موقعہ نہیں رہا۔ بے تکلف جھوٹ پر جھوٹ بول رہے۔ اور نہایت بے باکی سے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کر رہے ہیں۔

یہ افترا کرنے کے بعد کہ مصری وغیرہ کے قتل کا منصوبہ کیا گیا۔ "احسان" (۱۳ اگست) میں لکھا گیا ہے۔

"ایک شخص مسمی عزیز احمد قلعی گر حال ملازم خلیفہ صاحب نے مولوی فخر الدین صاحب ملتانی پر چھرے سے اچانک حملہ کر دیا"۔

ان الفاظ میں میاں عزیز احمد صاحب کو خواہ مخواہ "ملازم خلیفہ صاحب" قرار دے دیا گیا۔ حالانکہ وہ نہ کبھی ملازم ہوا اور نہ اب ملازم تھا۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "مرزائیوں نے مزید مرعوب کرنے کے لئے ایک جلوس مرتب کیا۔ جو کہ تمام شہر میں گھومتا رہا۔ اور شیخ مصری مُردہ باد کے نعرے لگاتا رہا۔ شیخ صاحب کی کوٹھی پر جا کر جلوس نے نہایت ہی نازیبا حرکات کیں قتل و غارت پر آمادگی کا اظہار کیا۔ لیکن شیخ صاحب نے دروازے بند کر دیئے۔ اور کوئی جواب نہ دیا"۔

یہ فسانہ محض اس لئے گھڑا گیا۔ تاکہ عوام الناس پر یہ ظاہر کیا جائے۔ کہ مصری صاحب ایسے نرغے میں گھرے ہوئے ہیں جس میں سے سوائے احراری مجاہدوں کے اور کوئی رہائی نہیں دلا سکتا۔ اور اس طرح احرار کو حسبِ سابق بازی کرکے اسی طرح ہاتھ رنگنے کا موقعہ مل سکے جس طرح پہلے عوام کو فریب دے کر ہاتھ رنگتے رہے ہیں۔ چنانچہ وہ مصری صاحب کی حفاظت کے لئے قادیان جتھے بھیجنے کے پے در پے اعلان کر رہے بلکہ یہ بھی لکھ چکے ہیں۔ کہ ان کے جتھے روانہ ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ حالانکہ نہ کوئی جلوس تمام شہر میں گھوما۔ اور نہ شیخ مصری صاحب کی کوٹھی پر گیا۔

فخر الدین صاحب کی وفات کے بعد اگرچہ کئی قسم کی غلط بیانیاں کی گئیں مگر سب سے زیادہ شرمناک غلط بیانی یہ کی گئی ہے کہ "آپ کی قبر پر دن رات دولتہ بند قادیانی اس غرض سے پہرہ دیتے ہیں۔ کہ دیکھیں کون کون یہاں فاتحہ پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ کوئی اگر فاتحہ پڑھنے کے لئے آتا ہے۔ تو اس کی رپورٹ فوراً مرزا محمود احمد کو کر دی جاتی ہے"۔

قبر پر دن رات پہرہ۔ اور وہ بھی دو لٹھ بند جوانوں کا ایک صریح کذب بیانی ہے۔ وہاں نہ کوئی پہرہ کھڑا کیا گیا۔ اور نہ کسی نے کسی کو فاتحہ خوانی سے روکا۔

ایک اور غلط بیانی یہ کی گئی ہے کہ "قادیان میں آج بھی اور اب بھی مرزا محمود احمد صاحب سے اختلاف رائے رکھنے والوں کے مکانوں پر پکٹنگ لگی ہوئی ہے۔ اور ان سے کسی کو ملاقات کرنے کی اجازت نہیں"۔

نیز لکھا ہے "بیسیوں ایسے آدمی ہیں جو قادیان میں اپنا مکان رکھتے ہیں۔ اور قادیان کو اپنا مذہبی مرکز اور مقدس مقام سمجھتے ہیں۔ لیکن مرزا محمود احمد اور ان کے حواریوں کے مظالم سے تنگ آکر پردیس میں بے لطفی کی زندگی گذار رہے ہیں۔ ایسے ہزاروں واقعات ہیں"۔

اس قسم کی غلط بیانیوں اور دروغگوئیوں کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو پہلے ہی جماعت احمدیہ کے خلاف ہیں۔ اور ہر رنگ میں نقصان پہونچانے کے درپے رہتے ہیں۔ انہیں مزید فتنہ پیدا کرنے پر آمادہ کیا جائے۔ اور جو جماعت احمدیہ کے متعلق حسن ظن رکھتے۔ اور اسے مظلوم سمجھتے ہوئے اس سے ہمدردی کا جذبہ اپنے دل میں پاتے ہیں۔ انہیں بدظن کرکے بدخواہ بنا دیا جائے۔ چنانچہ غلط بیانیوں کا طومار کھڑا کرنے کے بعد لکھا گیا ہے۔ کہ "ہر مذہب و ملت کے اخبارات کے ایڈیٹروں اور زعماء اور ارکان اسمبلی سے اپیل ہے کہ قادیان میں خدا کی مخلوق جو نامعلوم وجوہ کی بنا پر غلامی کی زندگی بسر کر رہی ہے اور انتہائی ذلت اور مصیبت کو پہنچ چکی ہے جس کی انتہا ہی نہیں۔ ارکانِ اسمبلی۔ اسمبلی میں قادیان کے حالات کے متعلق سوالات کرکے مظلومین قادیان کو شکریہ کا موقعہ بخشیں۔ اور مدیرانِ اخبارات اپنی تحریروں کے ذریعہ حکومت کی توجہ کو معاملاتِ قادیان کی طرف پھیرنے کی کوشش کریں۔ اور اس طرح مظلومینِ قادیان کی امداد کریں"۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت جماعت احمدیہ قادیان سے بڑھ کر مظلوم اور ستم رسیدہ صفحۂ عالم پر اور کوئی نہیں۔ کیا روئے زمین پر اس قسم کی کوئی مثال مل سکتی ہے کہ کسی جماعت کے مذہبی اور مقدس مقام میں دو دو کوڑی کے انسان اُٹھ کر اس ہستی کی جس کی وجہ سے وہ مقام مقدس قرار پایا۔ انتہائی تحقیر و تذلیل کرتے ہوں۔ اس کی اولاد اور اس کے خاندان کی خواتین کے خلاف شرمناک بدزبانی سے کام لیتے ہوں مگر کوئی ان کو پوچھنے والا نہ ہو۔ ہاں قادیان میں ایک عرصہ سے یہی ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے مقدس بانی۔ اس کے پاک خاندان اور اسکی مطہر اولاد کے خلاف ایسی ایسی دل دوز باتیں کہی جاتی ہیں۔ کوٹھوں پر کھڑے ہو کر کہی جاتی ہیں۔ اشتہاروں میں لکھ کر لگائی جاتی ہیں۔ کہ سُن کر کلیجہ پھٹنے لگتا ہے۔ اور اس زندگی سے موت بہتر معلوم دیتی ہے۔ مگر دم مارنے کی جا نہیں ہم سب کچھ سہہ رہے ہیں اور اس یقین اور ایمان کی بنا پر سہہ رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہم بیکسوں اور مظلوموں کی آہیں ضرور سنیگا۔ اور ہمیں اس مصیبت سے رہائی بخشے گا۔

قادیان میں جن لوگوں کو اس لئے مظلوم کہا جاتا ہے۔ کہ وہ چند ایک ہیں۔ دراصل وہ ان لوگوں کے آلۂ کار ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی تنظیم اور اپنے امام کی اطاعت کے بے مثال جذبہ سے لرزہ براندام ہو رہے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے احمدیت کی رَو کو روک نہ دیا۔ تو ان کی جھوٹی عزتوں اور بڑائیوں کو بہا کر لے جائیگی۔ ورنہ چند افراد کی کیا جرأت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مونہہ آئیں۔ اور فتنہ و فساد کی آگ بھڑکائیں۔ پس فتنہ پرداز خواہ کچھ کہیں۔ ہر عقلمند اور سمجھدار انسان جانتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مظلومیت اور بے کسی انتہا کو پہنچ چکی ہے اور ہر طرف سے اس پر ظالموں نے یورش کر رکھی ہے۔ یہ حالت ہمارے لئے سخت تکلیف دہ ضرور ہے۔۔۔ لیکن مایوس کُن قطعاً نہیں۔ کیونکہ ہمیں اپنی منزلِ مقصود نہایت صفائی کے ساتھ نظر آ رہی۔ اور کامیابی قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے۔۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

میاں بیوی کے تعلقات کی طرح امام اور ماموم کا تعلق اعتماد پر مبنی ہوتا ہے

۲۰ جولائی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک نکاح کا اعلان کرتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:۔

نکاح کے معاملہ میں شریعت نے **تقوےٰ اللہ پر بہت زور** دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نکاح اعتبار پر مبنی ہوتا ہے۔ مرد عورت پر کلّی اعتبار کرتا ہے۔ اور عورت مرد پر کلّی اعتبار کرتی ہے۔ ایک دوسرے کے اموال ایک دوسرے کے قبضے میں ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی عزت ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ وہ ایک دوسرے کو آرام پہونچاتے ہیں۔ اور اگر چاہیں تو ایک دوسرے کو نقصان بھی پہونچا سکتے ہیں۔ غرض دنیا کا صرف یہی ایک رشتہ ہے جو **بے قانون کی حکومت** کو چلا رہا ہے۔ اسلام میں اس بارہ میں قانون ہیں۔ لیکن وہ قانون ابتدائی نیتوں کے متعلق ہیں۔ یا پھر فسادات کے بارہ میں ہیں۔ درمیانی عرصہ کے بارہ میں نہیں بلکہ رشتہ کا درمیانی عرصہ کامل اعتماد پر ہے۔

دنیا کے تمام کاموں میں شرطیں ہوتی ہیں۔ ملازمت میں بھی یعنے افسر اور ماتحت میں اور تعلیم میں بھی یعنے استاد اور شاگرد میں لیکن اس میں کوئی شرط نہیں ہوتی۔ نہ میاں کی طرف سے نہ بیوی کی طرف سے۔ نہ اوقات کی پابندی ہوتی ہے۔ نہ خدمات کی پابندی ہوتی ہے۔ اور اس طرح بے شرط طور پر یہ رشتہ محبت کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن اگر اسے شرطوں سے مقید کرو۔ تو یہی رشتہ عذاب بن جائے غرض چونکہ اس میں کوئی شرط نہیں ہوتی اور اس میں ایک دوسرے کو نقصان بھی پہونچایا جا سکتا ہے۔ اس لئے شریعت نے تقوےٰ پر زور دیا ہے۔ کیونکہ یہ تعلقات بغیر اعتماد اور دل کی درستی کے نہیں چل سکتے۔ بالکل اسی طرح امام اور ماموم اور **پیر اور مرید کا تعلق** ہوتا ہے۔ وہاں بھی شریعت نے کوئی حدبندی مقرر نہیں کی۔ جب تک اعتماد قائم ہے اس وقت تک یہ رشتہ بھی قائم ہے۔ جب اعتماد نہ رہا تو یہ رشتہ بھی قائم نہیں رہتا۔ کئی جاہل اور احمق لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں **خلیفہ کی ذات پر اعتراض** ہے۔ ہم جماعت میں نہیں رہ سکتے میں کہتا ہوں۔ کہ یہ رشتہ بھی اعتماد پر مبنی ہے اگر اس اعتماد کو نکال لیا جائے۔ تو بیعت نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ یہ ملازمت کا سوال نہیں۔ کہ چھ گھنٹہ کے بعد ملازم کا حق ہوتا ہے۔ کہ وہ آرام کرے۔ کیا کوئی بیوی کہہ سکتی ہے۔ کہ اب چونکہ اتنے گھنٹے وہ کام کر چکی ہے۔ اس لئے اب بچوں کو جو رو رہے ہیں چپ کرانا خاوند کا کام ہے۔ اس کے کام کا وقت گزر چکا ہے۔ تو اعتماد والا رشتہ وہی ہوتا ہے۔ کہ جس میں نہ صبح کے وقت کی پابندی ہوتی ہے۔ نہ شام کی اور نہ ہی کوئی حدبندی ہوتی ہے۔ اسی طرح امام اور متبع خلیفہ اور مبائع میں **اعتماد کا رشتہ** ہے۔ جب تک اعتماد قائم ہے یہ تعلق بھی قائم ہے۔ اگر اعتماد ٹوٹ جائے تو یہ کہنا کہ لفظی طور پر یہ رشتہ قائم ہے بالکل غلط ہوگا۔

شکوک انسان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ مگر ان کو حدبندی کے اندر رکھنا یہ اپنے بس کی بات ہے۔ اگر کوئی حدبندی میں نہیں رکھ سکتا۔ تو وہ اس تعلق سے نکل گیا۔ اور اگر ان کو اپنے دل کے اندر ہی رکھتا ہے۔ اور لوگوں میں ان کا پروپیگنڈا نہیں کرتا۔ تو کسی کو کیا معلوم کہ اس کے دل کے اندر کیا شکوک ہیں۔ پس اس سے فتنہ نہیں پھیلے گا۔ کیونکہ ان کا علم صرف خدا کو ہوگا۔ جس کا فیصلہ اللہ تعالےٰ قیامت کو کریگا لیکن جب وہ شخص دوسروں کو بتاتا ہے۔ تو شک کی حدود سے نکل کر **پروپیگنڈا کی حد** میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور اس صورت میں یہ کہنا کہ میں بیعت پر قائم ہوں۔ محض دھوکہ ہوتا ہے۔ اور اس کا صاف مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ جس کی میں نے بیعت کی ہے۔ اس کو تھوڑا تھوڑا بدنام بھی کرتا ہوں۔ غرض ہر معقول سے معقول انسان ایسے شخص کو پاگل کہے گا خواہ وہ تھوڑا مخالفانہ پروپیگنڈا کرے یا زیادہ کہتے ہیں کسی ملّا سے کسی نے دریافت کیا تھا کہ اگر کسی کی تھوڑی سی ہوا خارج ہو جائے تو کیا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ اس نے کہا ہاں۔ پھر اس شخص نے دوبارہ پوچھا کہ نہیں اگر ذرا سی ہوا خارج ہو جائے تو پھر بھی۔ اس نے کہا پھر بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ پھر اس نے اپنی دونوں انگلیوں سے بتا کر کہا کہ اگر بالکل ذرا سی ہوا خارج ہو جائے۔ تو کیا پھر بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس پر ملّا نے جھلا کر کہا۔ کہ تیرے جیسے کا تو اگر پاخانہ بھی نکل جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ پس جب **شکوک اعتراض کے مقام پر** پہونچ جائیں۔ اور پھر کوئی شخص کہے کہ میں بیعت میں شامل ہوں۔ تو یہ پرلے درجہ کی حماقت ہوگی۔ شک کے مقام تک تو انسان بیعت میں شامل رہ سکتا ہے لیکن جب اعتراض کے مقام پر پہونچ گیا۔ تو پھر کوئی بیعت نہیں۔ خواہ تھوڑے اعتراض ہوں یا زیادہ۔ انہی دنوں ایک شخص کے متعلق مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ لوگوں میں اپنے بعض اعتراضات کا پروپیگنڈا کرتا ہے جس کے لئے میں نے ایک کمیشن مقرر کیا جب کمیشن نے اسے بیان دینے کے لئے کہا تو اس نے کہا کہ چونکہ بیعت کے ذریعہ خلیفہ سے جو تعلق ہو جاتا ہے وہ ایک **نازک تعلق** ہے۔ اس لئے میں کسی اور کے سامنے بیان دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ انہوں نے مجھے بتلایا کہ وہ شخص یوں کہتا ہے۔ تو میں نے کہا اگر کوئی شخص خط کے ذریعہ بیعت کرے۔ تو کیا وہ کہہ سکتا ہے۔ کہ چونکہ میں نے بیعت خط کے ذریعہ کی ہے۔ اس لئے خط کے ذریعہ سے ہی جواب دے سکتا ہوں۔ جب اس کے متعلق یہ شکائت ہے کہ اس نے دوسرے لوگوں کے سامنے مخالفانہ باتیں کیں۔ تو اگر واقعی وہ اس تعلق کو نازک سمجھتا تھا۔ تو اسے میرے ہی سامنے باتیں بیان کرنی چاہیئے تھیں۔ اس صورت میں بے شک سمجھا جا سکتا تھا کہ اس نے اس تعلق کی نزاکت کا خیال رکھا لیکن جب خود اس نے اس رشتہ کو توڑ دیا ہے۔ تو کیا اب میرے منتخب شدہ آدمیوں کے سامنے ہی وہ بات نہیں کر سکتا۔ وہ اس کی حماقت تھی یا اس کے **دماغ میں نقص** تھا۔ بہر حال بیعت کا تعلق واقعی نازک ہوتا ہے لیکن جو اس کی نزاکت توڑتا ہے۔ وہی اس کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک شخص نے ذکر کیا کہ میرے دل میں شکوک پیدا ہوتے ہیں لیکن میں انکو دبا لیتا ہوں۔ پھر پیدا ہوتے ہیں تو میں پھر ان کو دبا دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہی تو ایمان ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس شک کو دبا دینے کی صورت میں کوئی اعتراض نہیں۔

ظاہر کرنے سے مراد یہ ہے۔ کہ وُہ ان کی اشاعت کرتا ہے۔ اور گویا وُہ اسی درخت پر تبر چلاتا ہے۔ جس کی حفاظت کی اس نے قسم کھائی تھی۔ جو شخص یہ کام کرے۔ اور کہے۔ کہ ابھی میرا ایمان باقی ہے۔ وُہ پاگل ہے۔ جیسے کوئی مالی اپنے باغ کے درختوں کو ہی کاٹنا شروع کر دے۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہے۔ کہ میری دیانت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ تو وُہ پاگل سمجھا جائے گا۔ کیونکہ پھر بد دیانتی کس کا نام ہے:۔

میاں بیوی کے رشتہ میں بھی یہی بات ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میاں بیوی کو یہاں تک ہدایات دی ہیں۔ کہ جب کوئی عورت اپنے میاں کی

محبت کی گھڑیوں کی بات

سہیلیوں سے کرتی ہے۔ تو فرشتے اس پر لعنت ڈالتے ہیں۔ تو باوجود اس بات کے سچا ہونے کے پھر بھی فرشتے اُس پر لعنتیں ڈالتے ہیں:۔

غرض میاں بیوی کے تعلقات نہایت اہم ہوتے ہیں۔ لیکن وُہ شرائط کے ساتھ نہیں ہوا کرتے۔ لوگ عام طور پر شرطیں لگاتے ہیں۔ کہ مہر کتنا ہوگا۔ جیب خرچ کتنا ہوگا۔ لیکن اس سے تعلقات درست طور پر نہیں رہتے۔ اسی طرح بیعت میں بھی شرطیں نامناسب ہوتی ہیں۔ اور اگر کوئی شرطیں کرے۔ تو اس کی بیعت حقیقی بیعت نہیں کہلا سکتی۔

(نوشتہ خاکسار عبدالرحمٰن انور۔ بوتالوی)

اعلانِ نکاح

میں نے اپنی لڑکی مسلیمہ خاتون عرف بشیر بیگم کا نکاح ملک شیر علی سے جو میرا بھتیجا ہے۔ بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر ۶ر اگست کو پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ یہ تعلق فریقین کے لئے بابرکت ہو:۔

خاکسار ملک تاج حسین۔ پکہ ضلع جھنگ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف

مولوی ظفر علی صاحب کے نئے بیہودہ اعتراضات

اخبار "زمیندار" کے "قادیان نمبر" کے متعلق دعوےٰ کیا گیا ہے۔ کہ اس میں مضامین "لکھنے والوں کی متانت و ثقاہت مسلّم ہے" لیکن درحقیقت یہ نمبر دل آزاری، غلط بیانی اور اشتعال انگیزی کا اچھا خاصہ مجموعہ ہے۔ دیگر مضامین نویسوں کو چھوڑ کر اگر صرف مولوی ظفر علی صاحب کے مقالہ افتتاحیہ کو ہی دیکھا جائے۔ تو میرے بیان کی کھُلی تصدیق ہوتی ہے۔ ڈیڑھ صفحہ کے مضمون میں مولوی صاحب نے دل آزاری کی انتہا کر دی ہے۔ غلط بیانیوں کا انبار جمع کر دیا ہے اشتعال انگیزی کے لئے پوری کوشش کی ہے بانئ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام پر ناپاک اتہامات لگا کر لاکھوں احمدیوں کے جذبات کو ٹھیس لگائی ہے۔

سراسر غلط الزام

مولوی صاحب ابتداء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"وقت کے اس سب سے بڑے ملحد نے اسلام کے نام پر اسلام کی مقدس ترین روایات کو جس دیدہ دلیری سے رُسوا کیا۔ اسے دیکھ دیکھ کر خدا یاد آتا ہے"

آہ! موجُودہ دَور کے سب سے بڑے موحد اور اسلام کے حقیقی علمبردار کو اس طرح مطعون کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ بانئ سلسلۂ احمدیہ نے اسلام اور اس کی مقدس روایات کو روشن ترین صورت میں پیش فرمایا۔ اور ایک ایسی جماعت تیار کی۔ جو اسلام کی خدمت کے لئے ہر وقت کمربستہ ہے۔ چند ہی سال گزرے۔ کہ اخبار "زمیندار" لکھ چکا ہے:۔

۱۔ "احمدی بھائیوں نے جس خلوص جس ایثار۔ جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصّہ لیا ہے۔ وُہ اس قابل ہے۔ کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے"

(زمیندار ۱۸۔ اپریل ۱۹۲۳ء)

یہ کام ملکانوں کو ارتداد سے بچانا تھا۔ جس کے لئے جماعت احمدیہ کے مجاہدین نے شاندار خدمات سرانجام دیں۔

۲۔ "مسلمانانِ جماعتِ احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار اور کمربستگی۔ نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے۔ وُہ اگر ہندوستان کے موجُودہ زمانہ میں بے مثال نہیں۔ تو بے انداز عزت اور قدر دانی کے قابل ضرور ہے"

(زمیندار ۲۴۔ جُون ۱۹۲۳ء)

۳۔ قادیانی احمدی اعلےٰ ایثار کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان کا قریباً ایک سو مبلغ امیر وفد کی سرکردگی میں مختلف دیہات میں مورچہ زن ہے۔ ان لوگوں نے نمایاں کام کیا ہے۔ جملہ مبلغین بغیر تنخواہ یا سفر خرچ کے کام کر رہے ہیں۔ ہم گو احمدی نہیں۔ لیکن احمدیوں کے اعلےٰ کام کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ **جس اعلےٰ ایثار کا ثبوت جماعتِ احمدیہ نے دیا ہے۔ اس کا نمونہ سوائے متقدمین کے مشکل سے ملتا ہے**" (زمیندار ۲۹۔ جون ۲۳ء)

کیا ایسی جان نثار اور صحابہؓ کے نقشِ قدم پر خدمتِ اسلام بجا لانے والی جماعت کا بانی "ملحد" ہو سکتا ہے؟ کیا ملحد کی پیروی کا یہی نتیجہ ہوا کرتا ہے؟ سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر تعصب درمیان میں نہ ہو۔ تو مولوی ظفر علی صاحب کے لئے بانئ سلسلۂ احمدیہ کی صداقت کا جاننا کچھ مشکل نہیں۔

صادق انبیاء کے ساتھ دُنیا کا سلوک

مولوی ظفر علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"اس کے انمل بے جوڑ خرافات کی بناء پر کسی نے اسے دجال کہا۔ کسی نے اسے متنبی قرار دیا۔ کسی نے اسے مراقی سمجھا۔ لیکن اس کی یکار خویش ہشیار دیوانگی ان رنگا رنگ پھبتیوں پر حقارت کی ہنسی ہنستی رہی"

گویا بانئ سلسلۂ احمدیہ کی پاک وحی کو "بے جوڑ خرافات" قرار دے کر لوگوں نے حضُور کو دجال۔ متنبی اور مراقی قرار دیا دیوانہ بتایا۔ حضور پر "رنگا رنگ کی پھبتیاں" کہیں۔ مگر خدا کا وُہ جری ان تمام باتوں کو خاطر میں نہ لایا۔ اور یہ تمام استہزاء۔ یہ تمام گالیاں اس کے پایۂ ثبات کو ذرہ جُنبش نہ دے سکیں۔

مولوی ظفر علی صاحب کی عبارت سے واضح ہے۔ کہ علمائے زمانہ اور دیگر مخالفین نے ابتداءً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دجال اور متنبی قرار دیا۔ آپ کے الہامات کو خرافات بتلایا۔ مگر آپ نے ان باتوں کی پروا نہ کی۔ میں بلا خوف تردید کہتا ہوں۔ کہ صادق انبیاء کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا ہے۔ اور ان کا طریق عمل یہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کذالک ما اتی الذین من قبلھم من رسول الا قالوا ساحر او مجنون (الذاریات) کہ اسی طرح جب پہلے لوگوں کے پاس رسُول آیا کرتے تھے۔ تو وُہ ان کو دجال متنبی یا مراقی قرار دیا کرتے تھے۔ پھر فرمایا۔ یا حسرۃ علے العباد ما یأتیھم من رسُول الا کانوا بہ یستھزءون (یٰس) افسوس بندوں پر ان کے پاس کوئی رسُول نہیں آتا۔ مگر وہ اس پر "رنگا رنگ کی پھبتیاں" کہتے رہتے ہیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے دُشمن کہتے ہیں۔ ما نفقہ کثیراً مما تقول (ہود) تیری اکثر باتیں نامعقول اور خلافِ عقل ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی سنت یہی رہی ہے۔ کہ وُہ ان تمام بے ہودہ باتوں پر صبر کرتے رہے ہیں۔ فرمایا۔ فاصبر کما صبر اولوالعزم من الرسل۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ طریق اختیار فرمایا جو انبیاء کا طریق تھا۔ اور آپ کے مخالفین استہزاء اور پھبتیوں کے اس راستہ پر چلے۔ جس پر پہلے انبیاء کے مخالف چلتے رہے ہیں۔ فایّ الفریقین احق بالامن ان کنتم تعلمون۔

کبھی حکومت کی خوشامد نہیں کی گئی

مولوی ظفر علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"اس ربانی (سلسلہ احمدیہ) نے نصاریٰ کو اپنا اولی الامر قرار دے کر حکومت کی ایسی گھناؤنی خوشامد کی کہ بڑے سے بڑے ٹوڈی کی پیشانی مارے شرم کے پسینے سے شرابور ہوگئی"۔

جہاں تک آزادیٔ مذہب عطا کرنے والی حکومت کی اطاعت کا تعلق ہے جماعت احمدیہ ایسی ہر حکومت کی اطاعت اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اور اس کے قانون کی پابندی کرتی ہے۔ آیت قرآنی قل اللّٰھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر۔ انک علی کل شیئٍ قدیر کے مطابق جب تک اللہ تعالیٰ کسی قوم کو برسرِ حکومت رکھتا ہے۔ اور وہ قوم ہم پر مذہب کے بارے میں کسی قسم کا تشدد روا نہیں رکھتی۔ ہم ایسی ہر حکومت کی اطاعت ضروری سمجھتے ہیں۔ باقی رہا سوال خوشامد کا۔ سو ہم بلا خوف تردید کہتے ہیں۔ کہ نہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے حکومت کی خوشامد کی۔ اور نہ جماعت احمدیہ خوشامد کرتی ہے۔ قانون کی اطاعت کی تعلیم اور خوشامد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ نادان نہیں جانتے کہ اگر میں جھوٹ سے اس گورنمنٹ کو خوش کرنا چاہتا۔ تو میں بار بار کیوں کہتا کہ عیسےٰ بن مریم صلیب سے نجات پاکر اپنی موت طبعی سے بمقام سری نگر کشمیر مر گیا اور نہ وہ خدا تھا اور نہ خدا کا بیٹا۔ کیا انگریز مذہبی جوش والے میرے اس فقرہ سے مجھ سے بیزار نہیں ہوں گے پس سنو اے نادانو! میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی۔ اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلواریں چلاتی ہے۔ قرآن شریف کی رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی"۔

(کشتی نوح صہ ۱۲۷ تقطیع خورد)

پھر ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:۔

"محسن کے احسانات کی شکرگزاری کے اصول سے ناواقف جاہل ہمارے اس قسم کے بیانات اور تحریروں کو خوشامد بکتے ہیں۔ مگر ہمارا خدا جانتا ہے۔ کہ ہم دنیا میں کسی انسان کی خوشامد کر سکتے ہی نہیں۔ ہاں احسان کی قدر کرنا ہماری سرشت میں ہے"۔

(اخبار الحکم ۱۵ جون ۱۹۰۱ء)

ان دونوں اقتباسات سے ظاہر ہے کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے کبھی بھی حکومت کی خوشامد نہیں کی۔ ہاں اس کے احسانات کی قدر ضرور کی ہے۔ پس مولوی ظفر علی صاحب کا الزام سراسر غلط ہے۔

مولوی ظفر علی نے گھناؤنی خوشامد کی

خوشامد کرنا مولوی ظفر علی صاحب کی طبیعت ثانیہ بن چکا ہے۔ ترغیب و ترہیب ہر دو صورتوں میں آپ مختلف رنگ سے خوشامد کے عادی ہیں۔ اور بعض اوقات نہایت گھناؤنی خوشامد کیا کرتے ہیں۔ آپ کی زندگی کا ایک ورق مندرجہ ذیل عبارات میں ملاحظہ فرمایئے

(۱) "ہمیں ہمارا پاک مذہب بادشاہ وقت کی اطاعت کا حکم دیتا ہے ہم کو سرکار انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں ہر قسم کی دینی و دنیوی برکتیں حاصل ہیں۔ ہم پر از روئے مذہب گورنمنٹ کی اطاعت فرض ہے"۔

(زمیندار یکم نومبر ۱۹۱۱ء)

(۲) "ہم نے زمیندار کی نظموں کے اس حصہ کی شان دکھادی جس میں اطاعت اولی الامر یعنے حضور جارج پنجم خلد اللہ ملکہم کے تاج و تخت کے ساتھ مسلمانوں کی عقیدت کی تصویر کھینچی گئی ہے"۔

(زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

(۳) "بحیثیت جمیعۃ الاسلام کے آقا ہونے کے اس گھٹاٹوپ تاریکی میں امید کی کوئی کرن نظر آتی ہے۔ تو وہ حضور جارج خامس شاہنشاہ خلد اللہ ملکہم کی ذات بابرکات ہے۔ جو دس کروڑ مسلمانوں کے آقا ہونے کے لحاظ سے ہماری دستگیری کے لئے منجانب اللہ مامور کئے گئے ہیں"۔ (زمیندار ۲۸ جولائی ۱۹۱۱ء)

(۴) "ہم پھر کہتے ہیں اور ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں۔ کہ زمیندار گورنمنٹ کا ایسا وفادار خادم ہے۔ جو کسی غرض و مطلب کے بغیر (؟) اس پر اپنی جان نثار کرنا قومی و مذہبی فرض سمجھتا ہے۔ اور وہ اپنی قوم کو بھی اپنے ہی جیسا خالص و وفادار و عقیدت شعار بنانا چاہتا ہے"۔

(زمیندار ۱۲ نومبر ۱۹۱۱ء)

(۵) "اگر گورنمنٹ کو لڑائی کے بغیر اپنی مصلحتوں کی بنا پر چارہ نہ رہے۔ تو ایسی حالت میں مسلمانوں کو اس طرح سرکار کی طرف سے جلتی آگ میں کود کر اپنی عقیدت مندی ظاہر کرنی چاہیئے۔ جس طرح سرحدی علاقہ اور سمالی لینڈ کی لڑائیوں میں مسلمان فوجی سپاہیوں نے اپنے مذہبی اور قومی بھائیوں کے خلاف جنگ کر کے اس بات کا بارہا ثبوت دیا ہے۔ کہ اطاعت اولی الامر کے اصول کے وہ کس درجہ پابند ہیں"۔ (زمیندار ۱۲ نومبر ۱۹۱۱ء)

(۶) "زمیندار اور اس کے ناظرین اور تمام وہ لوگ جو زمیندار لٹریری حلقہ اثر میں داخل ہیں۔ گورنمنٹ برطانیہ کو سایۂ خدا سمجھتے ہیں۔ اور اس کی عنایات شاہانہ والطاف خسروانہ کو اپنی دلی ارادت اور قلبی عقیدت کا کفیل سمجھتے ہوئے اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کے لئے تیار ہیں۔ اور یہی حالت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ہے"۔

(زمیندار ۲۳ نومبر ۱۹۱۱ء)

(۷) "اس مذہبی آزادی اور امن و امان کی موجودگی میں بھی اگر کوئی بدبخت مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کرنے کی جرأت کرے۔ تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ وہ مسلمان مسلمان نہیں"۔ (زمیندار ۱۱ نومبر ۱۹۱۱ء)

ناظرین! یہ وہ "گھناؤنی خوشامد" ہے جس کا ارتکاب مولوی ظفر علی صاحب کرتے رہے ہیں۔ سچ ہے ؎

میں الزام ان پہ دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

دو غلط باتیں

مولوی ظفر علی صاحب کے مضمون میں واقعات سے متعلق دو فقرے مزید قابل جواب ہیں۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

(۱) "مرزائے آنجہانی کی آنکھیں بند ہوتے ہی مرزائیت کے مافوق نظام میں آثار خلل نمودار ہونے شروع ہو گئے"۔

(۲) عقل کے اندھوں اور گانٹھ کے پوروں سے چندے لے کر سیم و زر کے انبار فراہم کر لئے"۔

یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ نہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی وفات پر احمدیت میں آثار خلل نمودار ہوئے۔ اور نہ ہی احمدی جماعت کے افراد اس طبقہ میں سے ہیں جنہیں منشی ظفر علی صاحب "عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے" قرار دے رہے ہیں۔ اس قسم اتفاقی سے تو اخبار "زمیندار" کی ضمانت کے نام پر سیم و زر فراہم کیا جاتا ہے۔ وہ بھلا حلقہ بگوش احمدیت کیسے ہو سکتے ہیں؟ مولوی ظفر علی صاحب اپنے دو فقروں کی تردید خود بھی کر چکے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ (۱) "بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ فرزندان توحید نے اگر فتنہ قادیان کے استیصال میں اپنی پوری قوت منظم ہو کر صرف نہ کی تو مستقبل قریب میں اس کا قیامت بن کر مسلمانوں کے سر پر ٹوٹ پڑنا یقینیات سے ہے . . . .

321

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں"۔

(زمیندار ۹ر اکتوبر ۱۹۳۲ء)

۲۔ "آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں۔ کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کاؤنٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہ لاتے تھے غلام احمد قادیانی کی (معاذ اللہ) خرافات واہیہ پر اندھادھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں"۔

(زمیندار ۹ر اکتوبر ۱۹۳۲ء)

اگر مولوی ظفر علی صاحب یہ عبارتیں لکھنے میں سچے ہیں۔ تو یقیناً ان کے مندرجہ بالا دونوں فقرے غلط ہیں۔ جن کی وہ خود تردید کر چکے ہیں۔ احمدیت ایک تناور درخت ہے۔ اور اقصائے عالم میں اس کی شاخیں پھیل رہی ہیں۔ اور اس جماعت میں شامل ہونے والے عقلمند علم دوست اور محقق ہیں۔

افترا پردازیاں

مولوی ظفر علی خاں نے لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان کر دیا۔ کہ:-

۱۔ میں آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا خدا ہوں۔ اگرچہ ایک ہی وقت میں اس کا بیٹا بھی ہوں۔ اور باپ بھی

۲۔ دنیا میں آج تک جتنے رسول اور نبی آئے ہیں۔ میں سب میں افضل ہوں۔

۳۔ شریعت کے جن اسرار تک محمد مصطفےٰ کی رسائی نہ تھی۔ وہ مجھ پر کھول دئے گئے ہیں۔

۴۔ مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو چکا ہے۔ قادیان کو اپنی امت کا کعبہ بنا دیا۔

یہ تمام باتیں سراسر غلط ہیں۔ خلاف واقع ہیں۔ نہ بانئ سلسلہ احمدیہ نے الوہیت کا دعوےٰ کیا۔ اور نہ ہی جماعت احمدیہ آپ کو خدا یا خدا کا بیٹا مانتی ہے آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع حضور کے غلام اور آپ کی ہی شریعت پر چلانے والے نبی تھے۔ نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی دعوےٰ کیا۔ کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہوں۔ نہ جماعت احمدیہ ایسا خیال کرتی ہے۔ نہ ہی بانئ سلسلہ نے شریعت کے اسرار کے متعلق وہ دعوےٰ کیا جو مولوی ظفر علی ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ اور نہ ہی مکہ معظمہ کی بجائے قادیان کو کعبہ بنایا گیا۔ نہ شریعت کے کسی حکم کو منسوخ قرار دیا گیا۔ اور نہ انبیاء و اولیا کو گالیاں دی گئیں۔ ہمچو قسم تمام الزامات سے بانئ سلسلہ احمدیہ کا دامن پاک ہے۔

نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ مولوی ظفر علی صاحب جماعت احمدیہ کے مسلمہ عقائد پر بحث کرنے کی بجائے افترا پردازی سے جماعت کے خلاف مسموم فضا پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ان کے اس رویہ سے پھر ایک مرتبہ ثابت ہو گیا۔ کہ جماعت احمدیہ کے عقائد نہایت پختہ اور مضبوط ہیں۔ شدید دشمن بھی ان پر معقول رنگ میں بحث کر کے ان کو غلط ثابت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اور یہ بانئ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے۔ مخالف تنکوں کا سہارا لے کر ایک دو مرتدین کو دیکھ کر احمدیت کی ناؤ کو بھنور میں خیال کرتے ہیں لیکن ہم خدا کے زبردست ہاتھ کو دیکھتے ہیں جو خود اس کشتی کا ناخدا ہے۔ اور عنقریب دنیا دیکھے گی۔ کہ یہ تمام گوناگوں حوادث شجر احمدیت کے لئے بمنزلہ کھاد تھے۔ اور کوئی چیز اس درخت کو پھیلنے اور پھلنے سے روک نہیں سکتی

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

رسالہ المبشر کے متعلق ضروری اعلان

کچھ عرصہ سے قادیان سے ایک رسالہ المبشر نام کے ماتحت شائع ہو رہا ہے جس کا انتظام چند نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس رسالہ میں بعض مضامین اور بعض نوٹ ایسے شائع ہوئے ہیں۔ جو سلسلہ کی تعلیم اور جماعت احمدیہ کی روایات کے خلاف ہیں۔ یہ نقائص ایسے تھے کہ ان کے ہوتے ہوئے المبشر کو مرکز سلسلہ سے شائع کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی تھی۔ علاوہ ازیں چونکہ جو اغراض و مقاصد المبشر نے شائع کئے ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اس رسالے کی بڑی غرض و غایت طلباء اور طالبات کی تربیت کرنا اور ان میں ادبی اور علمی مذاق پیدا کرنا ہے۔ اور بدقسمتی سے جو نمبر آج تک شائع ہوئے ہیں۔ وہ نہ صرف اس غرض کو پورا نہیں کرتے۔ بلکہ اس کے برعکس اثر پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے نظارت ہذا کی طرف سے کارکنان المبشر کو نوٹس دیا گیا تھا۔ کہ وہ اپنی موجودہ روش کے ساتھ اس رسالے کو جاری نہیں رکھ سکتے۔ اور یہ بھی صراحت کر دی گئی تھی کہ بچوں کی تعلیم و تربیت چونکہ ایک نہایت اہم اور نازک امر ہے۔ اس لئے یہ کام ایسے نوجوانوں کے ہاتھ میں نہیں دیا جا سکتا جو خود تربیت کے محتاج ہوں۔ اس پر کارکنان المبشر نے گذشتہ کے متعلق افسوس اور معذرت کا اظہار کرتے ہوئے آئندہ کے لئے وعدہ کیا ہے۔ کہ:-

اول:- وہ رسالہ کی اغراض و مقاصد میں سے یہ بات خارج کر دیں گے کہ بچوں اور طلباء اور طالبات کی تربیت اور مشق اس کے مقاصد میں سے ایک مقصد ہے۔ بلکہ اپنے رسالہ کو ایک عام علمی اور ادبی رسالے کی اغراض تک محدود رکھیں گے۔ جیسے بچوں کے ساتھ کوئی مخصوص تعلق نہ ہوگا۔

دوم:- وہ آئندہ اپنے رسالے میں کوئی ایسی بات شائع نہیں کرینگے جو کسی رنگ میں لفظاً یا اشارۃً صراحتاً یا کنایتہً سلسلے کی تعلیم اور روایات کے خلاف ہو۔ یا کسی طرح دینی یا اخلاقی لحاظ سے قابل اعتراض سمجھی جاوے۔

ان شرائط کے ماتحت کارکنان المبشر کو رسالہ المبشر کے جاری رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اور یہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس عہد کو پورا کر کے ایک اچھا نمونہ قائم کرینگے۔

ناظر تالیف و تصنیف

لاہور میں وائسرائے کا دربار

شملہ ۲۵ر اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ لنلتھگو اپنے دربار کے سلسلہ میں لاہور میں چند دن قیام فرمائیں گے۔ اور ایچیسن کالج اور دیگر مقامی اداروں کا معائنہ کرینگے۔ نیز گورنمنٹ ہاؤس میں ایک پارٹی دی۔

اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ دربار کے اخراجات بہت زیادہ نہیں ہوں گے لارڈ ارون کے دربار پر ۱۵ ہزار روپیہ خرچ ہوا تھا۔ امید ہے کہ آئندہ دربار پر ۱۹۲۶ء سے زیادہ رقم خرچ نہیں ہوگی

معلوم ہوا ہے۔ کہ دربار کا انتظام کرنے اور جھنڈے نصب کرنے کے لئے ایک افسر کو سپیشل ڈیوٹی پر متعین کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ایڈیشنل پولیس کی خدمات بھی حاصل کیجائینگی۔

فلسطین میں ۸۰۰۰ یہودیوں کا داخلہ

حکومت فلسطین نے کمیشن کی رپورٹ کے فیصلہ کے مطابق آٹھ سو یہودی خاندانوں کو فلسطین میں داخلہ کی اجازت دے دی ہے۔ عموماً یہودی خاندان ۴ افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ لیکن چند ے خاندانوں کو فلسطین میں سکونت کی دعوت دی جارہی ہے ان میں کوئی ایک بھی ۱۰ افراد سے کم پر مشتمل نہ ہوگا۔ کیونکہ یہودی اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کیلئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخلہ فلسطین کی کوشش کرینگے۔ اور ہر خاندان اپنے ساتھ دور کے عزیزوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ عبدالرحمن مصری کے مظالم جماعت احمدیہ پر

منصف مزاج ناظرین سے دردمندانہ اپیل

مذہبی جماعتوں کے لئے یہ کوئی نیا حادثہ نہیں۔ کہ چند اشخاص اپنی اغراض کو پورا نہ ہوتا دیکھ کر نہ صرف علیحدہ ہو جائیں۔ بلکہ اس جماعت کو نقصان پہونچانے کے درپے ہو جائیں۔ ہر تبلیغی جماعت کو اس کا تجربہ ہے۔ خواہ وہ آریہ ہوں یا عیسائی سکھ ہوں یا مسلمان۔ ایسے افراد کی مثالیں ہر سوسائٹی میں پائی جاتی ہیں اس لحاظ سے شیخ عبدالرحمن کا جماعت احمدیہ سے الگ ہو جانا قطعاً تعجب انگیز نہیں۔ دیکھنا یہ چاہئیے کہ علیحدہ ہونے والے کن حالات کے ماتحت علیحدہ ہوئے۔ شیخ صاحب کے خاص دوست منشی فخرالدین صاحب نے اشتہار بعنوان "الحب یعمی ویصم" مورخہ ۱۴؍۷؍۳۷ میں لکھا ہے کہ باوجودیکہ مصر سے [1] شیخ صاحب دو سال میں "باقاعدہ عالم بن کر آئے" اور سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اس سے تین چار گنا عرصہ کے باوجود "ماشاء اللہ ہو کر واپس تشریف لائے"۔ لیکن بایں ہمہ "مصری صاحب کم گریڈ والی تنخواہ پر مقرر ہوئے۔" اور شاہ صاحب موصوف "آفیشل لائن میں اعلیٰ تنخواہ پر مقرر کئے گئے" اس بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شیخ مصری صاحب کو جناب سید زین العابدین صاحب کی واپسی کے بعد سے جماعت کی ناقدردانی کا شکوہ تھا۔ اور یہ شکوہ آہستہ آہستہ بغض سے تبدیل ہو گیا۔ حتیٰ کہ مصری صاحب نے الگ پارٹی بنا کر اپنے آپ کو اس کا افسر اعلیٰ تجویز کر لیا۔

معزز ناظرین! شیخ صاحب نے جو مظالم جماعت احمدیہ پر کئے ہیں یا کر رہے ہیں۔ وہ بہت زیادہ ہیں۔ اس وقت میں ان میں سے صرف چار ظلموں کا ذکر کرتا ہوں۔ جنہیں وہ خود اشتہارات وخطوط میں تسلیم کر چکے ہیں۔ اور جن پر پردہ ڈالنے کے لئے وہ جھوٹا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ مظالم کی فرضی داستانیں شائع کر رہے ہیں۔ لیکن اہل دانش ذرا سے غور کے بعد حقیقت معلوم کر سکتے ہیں۔

پہلا ظلم

شیخ صاحب مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ یہ مدرسہ محض دینیات اور مذہبی عقائد اور نظام سلسلہ کی پابندی کی تعلیم کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ شیخ صاحب اپنے اشتہار "جماعت کو خطاب" میں مان چکے ہیں کہ میں دو سال سے جماعت احمدیہ کے مقدس امام کے خلاف تھا۔ اور اندر ہی اندر اس کی تیاری کر رہا تھا۔ بلکہ ان کے خاص دوست کے قول کے مطابق وہ اس عرصہ میں نہایت گندے بہتان لگانے کے لئے مصالحہ فراہم کر رہے تھے۔ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ شیخ صاحب نے جماعت احمدیہ کے مذہبی مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر ہونے کی حیثیت میں جماعت سے ہزارہا روپیہ بطور تنخواہ لینے کے باوجود اس کے نظام کو برباد کرنے کے لئے خفیہ سازش کی۔ اور مدرسہ کے اندر اور مدرسہ سے باہر نہایت گندی فضا پیدا کرنے کی کوشش میں مصروف رہے۔ اب آپ ہی بتلائیں کہ اس طرح منافقت سے کام لے کر کسی مذہبی سوسائٹی کے دینی مدرسہ کا انچارج ہو کر سالہا سال تک خفیہ طور پر زہریلا پروپیگنڈہ کرنا ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟ حرام کی کمائی نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا کوئی آریہ سماجی یا عیسائی انجمن اس کو جائز سمجھ سکتی ہے۔ کہ ایک شخص اپنے آپ کو آریہ یا عیسائی ظاہر کر کے ان کے مذہبی مدرسہ میں دینی تعلیم دینے کے بہانہ سے ان کے بچوں کو اس سوسائٹی کے عقائد کے خلاف تعلیم دے؟ اگر ایسے سب لوگ قابل نفرت ظلم سمجھتے ہیں تو ہم بتانا چاہتے ہیں۔ کہ شیخ مصری صاحب سالہا سال تک اس ظلم کے مرتکب ہوتے رہے ہیں۔

دوسرا ظلم

شیخ مصری صاحب نے اپنے اشتہار مطبوعہ ۲۹؍۶؍۳۷ میں لکھا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے اندر "بہت بڑا بگاڑ" پیدا ہو چکا ہے۔ جو بہت سے لوگوں کو دہریت کی طرف لے جا چکا ہے اور بہتوں کو لے جانے والا ہے" گویا جماعت احمدیہ کے بہت سے لوگ دہریہ بن چکے ہیں۔ اور باقی بہت سے بن رہے ہیں۔ شیخ صاحب کا یہ بیان علاوہ غلط اور خلاف واقعہ ہونے کے جماعت احمدیہ کے لئے بہت بڑی گالی ہے۔ ایک مذہبی جماعت کو "دہریہ" کہنا اس کی سخت توہین ہے۔ ہماری طرف سے بار بار مطالبہ کیا گیا۔ کہ اگر آپ کے ان کلمات میں ذرہ بھی صداقت ہے۔ اور آپ نے محض دلآزاری کے لئے یہ بہتان نہیں باندھا۔ تو کم از کم ایک سو ایسے احمدیوں کے نام بتائیں۔ جو آپ کے مزعومہ بگاڑ کو دیکھ کر دہریہ بن چکے ہیں۔ اور دہریہ بن رہے ہیں مگر آج تک نہ شیخ صاحب نے اپنے دعویٰ کا کوئی ثبوت پیش کیا ہے۔ اور نہ ہی انہوں نے اس گندی گالی کو واپس لیا ہے۔ میں تمام مذہبی انسانوں سے انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں۔ کہ کیا اگر مسلمانوں سکھوں۔ آریوں یا عیسائیوں کو دہریہ یعنی خدا کا منکر اور بے دین کہا جائے تو یہ ان پر ظلم ہے یا نہیں؟ یقیناً ہے پس شیخ صاحب ظالم ہیں۔ اور ہم مظلوم۔

تیسرا ظلم

شیخ مصری صاحب نے جو خفیہ مجلس قائم کی ہے۔ اور جن لوگوں کو اس سازش میں شریک کر رکھا ہے وہ جماعت احمدیہ کے مقدس امام اور دیگر پاکباز وجودوں کو گندہ قرار دے کر صریح دھمکی دے رہے ہیں کہ ہم نے نیت کر لی ہے کہ:- "ان گندوں کو جان پر کھیل کر عزت و آبرو گنوا کر اہل وعیال قربان کر کے قادیان سے نکال پھینکیں" (اشتہار ۳۱؍۷؍۳۷) کیا ان واضح الفاظ میں اس خفیہ پارٹی نے اپنا مجوزہ پروگرام ظاہر نہیں کر دیا؟ کیا اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ یہ لوگ جماعت احمدیہ کے امام اور دیگر بزرگوں پر حملوں کی خفیہ تدابیر کر رہے ہیں؟ اگر کسی پیشوا کے مذہب کو گندہ قرار دینا ظلم ہے۔ اگر کسی جماعت کے خلاف خفیہ سازش کرنا ظلم ہے۔ اگر کسی جماعت کے مرکز میں رہتے ہوئے اس کے مقدس مرکز پر غاصبانہ قبضہ کرنے کی کوشش ظلم ہے۔ تو اے نیک دل انسانو! تم گواہ رہو۔ کہ شیخ مصری کی پارٹی جماعت احمدیہ کے خلاف ان تمام مظالم کا ارتکاب کر رہی ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ کے عہد میں کھلم کھلا یہ دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ مگر ان لوگوں پر کوئی گرفت نہیں ہوتی۔

چوتھا ظلم

مصری پارٹی مذہبی جماعتوں کی

[1] :- واقعہ یہ ہے کہ شیخ صاحب نے مصر میں کوئی ڈگری حاصل نہیں کی۔ سرسری تعلیم پاتے رہے ہیں۔ اور جناب شاہ صاحب ایوبیہ کالج کے وائس پرنسپل رہ چکے ہیں اور شام کے بڑے بڑے ادباء آپ کی اعلیٰ قابلیت کے معترف ہیں۔

322
Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرح اپنے عقائد و خیالات کی کھلی تبلیغ کی بجائے خفیہ سازش کر رہی ہے۔ اور اس شیطانی طریق سے اخلاق کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے اپنے نہایت ضروری اعلان میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"امیر مجلس کے اس مطالبہ میں شریک ہونے والے دوستوں میں سے جو دوست سر دست اپنے نام بصیغہ راز رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کے نام مخفی رکھے جائیں"۔ (اشتہار نمبر ۲۹)

اس پارٹی کا یہ فیصلہ اپنے اندر خطرناک جراثیم رکھتا ہے۔ ہر دانشمند اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ یہ لوگ ایک ظالمانہ مقصد کو پورا کرنے کے لئے مخفی سکیمیں تیار کر کے انسانیت پر ظلم کر رہے ہیں۔ اگرچہ اس پارٹی کے مظالم بے شمار ہیں۔ لیکن فی الحال ان کے ان چار مسلمہ مظالم کو پیش کیا جاتا ہے۔

توقع ہے۔ کہ تمام انصاف پسند لوگ واقعات کی روشنی میں شیخ صاحب کی پارٹی کو ظالم اور جماعت احمدیہ کو مظلوم قرار دیں گے۔ تمام منصفوں کا فرض ہے۔ کہ ظالموں کے اس ظلم کے خلاف آواز بلند کریں۔ اور یہ سوچیں کہ اگر ان کی مذہبی سوسائٹی پر اسی طرح کے ظلم ہوں۔ تو کیا وہ اس ظلم کے برخلاف احتجاج نہ کرینگے۔

خاکسار
ملک خدا بخش جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور

ایڈیٹر صاحب پیغام صلح "انٹرویو" کی تلاش میں

اخبار پیغام صلح ۱۰ اگست میں "قادیان میں ایک دن" کے عنوان سے "پیغام صلح کے خاص رپورٹر کے قلم سے" ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں "شیخ محمد انعام الحق صاحب ہوشیارپوری" موجودہ ایڈیٹر پیغام نے "خاص رپورٹر" کا نقاب اوڑھ کر "بعض عبرت انگیز و سبق آموز مشاہدات" پیش کئے ہیں۔ اس مضمون میں جماعت احمدیہ کے کئی ایک اصحاب کے متعلق بعض کے نام لے کر اور بعض کے متعلق عمومی رنگ میں بعض باتیں منسوب کی گئی ہیں۔ اسی سلسلہ میں میرا ذکر بالفاظ ذیل کیا گیا ہے۔

"دفتر الفضل میں" شاکر صاحب جو کسی زمانہ میں الفضل کے اسسٹنٹ ایڈیٹر تھے۔ اور آج کل شائد اسی اخبار کے انتظامی عملہ میں کام کرتے ہیں۔ تشریف فرما تھے۔ میں نے ان سے موجودہ حالات پر انٹرویو کی درخواست کی۔ جس پر وہ مسکرا کر خاموش ہو گئے"۔

یہ جو کچھ میرے متعلق لکھا گیا ہے۔ اس سے اندازہ لگا لیں کہہ سکتا ہوں کہ اس تمام بیان کی بنیاد بہت حد تک غلط بیانیوں پر مبنی ہے اور جبکہ میں اپنے متعلق ان کے بیان کو غلط ثابت کر رہا ہوں۔ تو یہی ان کے سارے مضمون کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے کافی ہے۔

شیخ صاحب نے نہ مجھ سے کسی "انٹرویو کی درخواست کی" اور نہ میں "مسکرا کر خاموش" ہوا۔ ایک احمدی نوجوان آپ کو میرے پاس لائے۔ کہ یہ صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے فوراً پہچان لیا۔ کیونکہ میں ان کو پہلے سے جانتا تھا۔ جہاشہ پریم چند صاحب جب اخبار "تیج" دہلی کی ملازمت سے علیحدہ ہوئے تو سب سے پہلے قادیان میں ہی تلاش روزگار کی غرض سے آئے اور ایڈیٹر صاحب الفضل کے پاس ٹھہرے تھے۔ چونکہ ان کے گزشتہ ریکارڈ کی بناء پر ان کے لئے یہاں کسی ملازمت کا انتظام فوری طور پر مشکل تھا۔ اس لئے یہاں سے مایوس ہو کر انہوں نے احمدیہ بلڈنگ کا رخ کیا۔ اس کے علاوہ عطاء اللہ صاحب بخاری والے مقدمہ میں وہ شہادت صفائی کیلئے آئے تھے۔ اور وہاں بھی ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ پھر ایک دفعہ دفتر پیغام صلح میں بھی ان سے شرف ملاقات حاصل ہوا تھا۔ مگر اس کے باوجود آپ میرے پاس بالکل ایک اجنبی کی حیثیت سے آ کر بیٹھ گئے۔ اور فرمانے لگے۔ میں ایڈیٹر صاحب الفضل سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا۔ آج ان کا دفتر بوجہ ہفتہ وار تعطیل بند ہے۔ وہ اپنے مکان پر مل سکیں گے۔ کہنے لگے ان کا مکان کہاں ہے۔ میں نے کہا۔ محلہ دار الرحمت میں ہے۔ اگر آپ جانا چاہیں۔ تو میں کسی کے ساتھ بھیج دونگا۔ کہنے لگے میں خلیفہ صاحب (حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ) سے بھی ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا اس کے لئے آپ کو حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے ملنا چاہئیے۔ اس کے بعد میں نے کہا۔ کیا آپ کا اسم گرامی انعام الحق ہے۔ اور آپ پیغام صلح کے ایڈیٹر ہیں۔ فرمانے لگے ہاں۔ میں نے کہا مجھے آپ نہیں پہچانتے۔ کہنے لگے کچھ خیال ہے کہ آپ اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ہیں۔ بس۔ اس کے بعد میں انہیں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر میں لے گیا اور پھر ایک آدمی کے ساتھ محلہ دار الرحمت میں بھیجدیا۔ اس سے زیادہ میری ان کی کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ مجھ سے کسی انٹرویو کی درخواست اور اس پر میرا مسکرا کر خاموش ہو جانا صریح کذب بیانی ہے جس پر میں لعنت اللہ علی الکاذبین کہتا ہوں۔ اور شیخ صاحب کو اگر اپنی راستگوئی پر اعتماد ہے۔ تو انہیں بھی چاہئیے۔ کہ لعنت اللہ

ایکماہ میں انگریزی آجائیگی

جو لوگ انگریزی اخبار نہیں پڑھ سکتے جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں جو بغیر استاد انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ ہماری انگلش ٹیچر کا اگر ایک سبق روزانہ یاد کر لیا کریں۔ تو ایک ماہ میں انگریزی کی تمام مشکلات کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اگر کوئی شخص انگریزی کا ایک حرف بھی نہ جانتا ہو تو اس کتاب کی مدد سے وہ انگریزی کا ماہر ہو جائیگا۔ قیمت ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ ایم اے فاروقی اینڈ کمپنی نئی سڑک دہلی

ضرورت رشتہ

ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ راجپوت نوجوان کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی نیک سیرت تعلیم یافتہ اور تندرست زمیندار راجپوت خاندان کی ہو۔ اطلاعات معرفت پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آئیں

علی الکاذبین کے وعید کے ساتھ حلف اٹھائیں۔

مجھے تو اب پیغام پڑھ کر معلوم ہوا۔ کہ یہ غریب انٹرویو کی تلاش میں اس طرح مارے مارے پھرتے رہے۔ ورنہ میں تو محروم نہ رکھتا خیر اب پھر وہ جب میاں فخرالدین صاحب ملتانی کے مقدمہ کی کارروائی یا اپنے "حضرت امیر" صاحب کی طرف سے اپنے فرزند نسبتی پر دائر کردہ یا عنقریب دائر ہونے والے مقدمہ کی رپورٹ لینے کے لئے گورداسپور آئیں۔ تو پہلے کی طرح کچھ وقت نکال کر قادیان بھی آجائیں اور مجھ سے انٹرویو ضرور کریں۔ بلکہ میں تو اس کے لئے بھی تیار ہوں۔ کہ وہ میرا انٹرویو اگر پیغام میں شائع کرنے کے لئے تیار ہوں تو تحریری بھیج دوں۔ کیا اڈیٹر صاحب اس کے لئے تیار ہیں۔؟ ان کی طرف سے اس کا جواب آنے پر معلوم ہو جائے گا۔ کہ انہیں کہاں تک میرے انٹرویو کی خواہش تھی۔ اور وہ واقعہ میں اپنے قارئین تک میرے خیالات پہونچانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ یا یونہی کہہ رہے ہیں۔

خاکسار۔ رحمت اللہ شاکر

بلا تفصیل رقوم کے متعلق اعلان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مندرجہ ذیل احباب نے دفتر محاسب میں جس غرض کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ ان کی تفصیل ہمراہ نہ ہونے کی وجہ سے مد امانت بلا تفصیل میں پڑی ہیں۔ ان احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے نام کے سامنے کی رقم کے متعلق جلد تفصیل بھجوادیں۔ اگر ان احباب کی ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء تک تفصیل نہ آئی تو حسب فیصلہ مجلس مشاورت یہ رقوم چندہ عام میں داخل ہو جائیں گی۔ اور اس صورت میں غلط اندراج کی ذمہ داری ہم پر نہ ہوگی۔

ناظر بیت المال

فہرست احباب اندرون ہند

تاریخ	نام فرستندہ	رقم
۲۸ ۷/۳۷	رحمت اللہ صاحب احمدی جماعت احمدیہ بھاگو ارائیں ریاست کپورتھلہ	۸/۱۲
"	غلام محمد صاحب لون احمدی نمبردار شورت ریاست کشمیر	۱۰/-
۲۶ ۷/۳۷	وزیر محمد صاحب احمدی رہتاس۔ جہلم	۵/۲
۲۴ ۷/۳۷	محمد حسین صاحب احمدی سیکرٹری مال انجمن احمدیہ بالو کے بھگت (سیالکوٹ)	۱۰/-
۱۷ ۷/۳۷	خورشید احمد صاحب چک ۱۱۲ مراد ہارون آباد (بہاولپور)	۳۷/-
۲۶ ۶/۳۷	منشی نذیر حسین صاحب پٹواری نہر احمد پور شرقیہ (ریاست بہاولپور)	۱۰/-
"	رشید احمد صاحب (R. A. Arshad Port- Manager office Bhavnager (Kathiawar)	۱۷/-
۸ ۶/۳۷	چوہدری امیرالدین صاحب احمدی چک ۲۰ ضلع تھرپارکر سندھ	۳۹/۸
۵ ۶/۳۷	محمد اسمٰعیل صاحب احمدی بلیڈر مانسہ ریاست پٹیالہ	۱۴/-
۱۷ ۵/۳۷	نبی بخش صاحب سرگھائی جماعت دھونی (سیالکوٹ)	۶/-
۱ ۵/۳۷	شیخ غلام رسول صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ سنگرور (ریاست جیند)	۲/-
۱۳ ۶/۳۷	ماسٹر عبدالقیوم صاحب فورٹ سنڈیمن	۵/-
۱ ۶/۳۷	مستری محمد رمضان صاحب پتوکے۔ لاہور	۲۰/-

گوجرانوالہ میں جماعت احمدیہ کی دلآزاری

مولوی عنایت اللہ احراری اور ملا محمد حیات نے ۱۹، ۲۰، ۲۱ اگست ہمارے خلاف پبلک کو غلط بیانیوں سے لبریز تقاریر کر کے بھڑکایا اور بائیکاٹ کی تلقین کرتے ہوئے ہمارے مقدس مذہبی پیشواؤں کے متعلق توہین آمیز الفاظ استعمال کئے۔ اس کے خلاف جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے ۲۲ اگست کو جلسہ کر کے اظہار ناراضگی کیا۔ اور ذمہ وار افسروں کو اس طرف توجہ دلائی۔

خاکسار۔ محمد شریف جنرل سکرٹری

AMRATBUTI REGD

رجسٹرڈ

امرت بوٹی

سینکڑوں بندگان خدا اور مایوس مریض غلط کار نوجوان اس بنگالی دوا سے مستفید ہوئے ہیں۔ دھات۔ جریان کثرت احتلام۔ سرعت کی بیماری کو جڑ سے اکھاڑ ڈالتی ہے۔ برین ٹانک واقع ہوا ہے۔ وزن کو بڑھاتی ہے۔ تازہ خون پیدا کرتی ہے۔ ۱۰۰ گولی کی شیشی معہ امرت طلا ۲/۱۲۔ ۵۰ گولی کی شیشی بغیر امرت طلا عہ امرت طلا شیشی کلاں عمر خورد ۸

مینجر احمدیہ یونانی فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ

اعلان نکاح میرے بھائی چوہدری فقیر اللہ صاحب سب انسپکٹر ٹیکس و چوہدری نذیر احمد صاحب کا نکاح بابو محمد اسمٰعیل صاحب اوورسیر نہر نے ۲۳ ر اگست کو عنایت بیگم و رشید بیگم دختران چوہدری کرم دین صاحب سکنہ چوہدریوالہ ضلع لائلپور سے بعوض ۲-۲ سو روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ یہ رشتے ہمارے لئے موجب برکت ہوں۔ خاکسار۔ فضل احمد

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ ماہواری درد سے آتے ہیں۔ یا ماہواری بے قاعدہ ہیں سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ سر درد کمر درد کرتا رہتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ قبض رہتی ہے۔ پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا بنام پراحت سے فائدہ اٹھائیں۔ جس سے سینکڑوں میری بہنیں فائدہ حاصل کر چکی ہیں قیمت مکمل خوراک دو روپے (عہ) محصول ۷ر الگ ہوگا

میرا پتہ:۔ انچارج نجم النساء بیگم احمدی شاہدرہ۔ لاہور

باموقعہ زمین برائے فروخت

محلہ دارالانوار میں نزد کوٹھی جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے تین کنال ٹکڑا پیمائش ۹۰ × ۱۵۰ فٹ کوٹھی کے لئے موزوں اور سٹیشن قادیان کے پاس جو شیشہ کا کارخانہ ہے۔ اس سے مشرق کی طرف کچھ فاصلہ پر چھ کنال ٹکڑا فوری ضرورت کی وجہ سے فروخت کرنا چاہتا ہوں خواہشمند احباب جلدی بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔

م۔ ر معرفت ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی قادیان

غیر معمولی ہمدردی کا عملی ثبوت

جو دوست اپنے خطوط ۲۸، ۲۹، ۳۰ و ۳۱ اگست اور یکم ستمبر کو ڈاکخانہ میں ڈالیں گے۔ انہیں یہ تریاق اعظم جیسی حیرت انگیز دوا جو سر سے لیکر پاؤں تک یعنی جملہ دو سو بیماریوں کا تیر بہدف علاج ہے۔ نصف قیمت پر دیجائیں گی۔ یہ غیر معمولی رعایت محض اس دوائی کی شہرت کیلئے ہے۔ ورنہ کارخانہ کو اس قیمت میں سراسر نقصان ہے۔

اس دوا کی ایک شیشی کا آپ کے گھر میں ہونا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ گویا ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کے گھر میں ہیں۔ اور آپ ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز ہیں۔ لہذا کوئی گھر بھی اس تریاق اعظم کی شیشی سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ اصل قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے رعایتی ایک روپیہ دو آنے۔ محصولڈاک علاوہ معدہ کے لئے آج کل کا موسم بہت خراب ہے۔ یہ تریاق اعظم۔ مبیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک پیٹ کا پھولنا۔ پیٹ درد۔ قراقر معدہ۔ ریح معدہ وغیرہ کیلئے تیر بہدف۔ اور علاوہ ازیں ان حسب ذیل بیماریوں کیلئے خصوصیت سے بہت مفید۔ مثلاً۔ سر درد ہر قسم۔ کمزوری دماغ۔ زکام۔ مرگی سرسام۔ ہجیسی۔ لقوہ۔ فالج۔ خارش دماغ۔ بیہوشی۔ دماغی چوٹ۔ اعصابی درد۔ خواب غفلت۔ بیخوابی ہزیان۔ درد آنکھ۔ گوہانجی۔ درد کان۔ کانوں کی کھجلی۔ ورم گوش۔ کرم کان۔ کان کا بجنا۔ امراض ناک ناک میں پھنسیاں۔ بدبوئے ناک۔ بدبوئے دہن۔ چھینکیں۔ سونگھنے کی قوت کا کم ہونا۔ نکسیر تپ نزلی۔ درد دانت یا داڑھ۔ مسوڑوں کا پھولنا۔ درد و کرم دندان۔ دانتوں سے خون جانا دانتوں کو پانی لگنا۔ منہ میں چھالے۔ منہ کا سوجھنا۔ سوزش لب۔ سوزش زبان۔ پھٹی لب۔ دانتوں کا اسفنجی ہونا۔ (سکروی) دانت نکلنا۔ حلق کا بیٹھ جانا۔ گلے پڑنا۔ سوزش گلو۔ گلے میں کھرکھری کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ دمہ۔ بلغمی کھانسی۔ دمہ خشک۔ سل۔ نمونیہ۔ امراض دل۔ درد دل۔ ورم پستان۔ درد قولنج۔ کینچوا۔ سب اقسام کرم الامعاء۔ پھوڑا معدہ۔ اسہال۔ پیچش۔ جی متلانا

قے۔ خون کی قے۔ ورم معدہ۔ قبض دائمی۔ ہچکی۔ کھٹی۔ ڈکار۔ جہازی بیماری۔ یرقان جلودہر۔ درد جگر۔ نفخ جگر۔ استسقا۔ تلی۔ خروج مقعد۔ بھگندر۔ بواسیر۔ سوزش مثانہ۔ درد گردہ و مثانہ۔ جریان۔ نامردی۔ ورم خصیہ۔ بائی گولا۔ سر درد زنان۔ پرسوت زنان۔ سیلان الرحم کثرت حیض۔ امراض حمل۔ امراض رحم۔ حیض کا درد سے آنا۔ حیض کا کم آنا۔ تمام درد اندرونی و بیرونی۔ گنٹھیا۔ عرق النساء (رینگن بائی) درد پشت۔ پنڈلیوں کا پھولنا۔ جملہ اقسام بخار انفلوائنزا۔ یعنی جنگی بخار۔ تپ دق۔ پھوڑا پھنسی۔ زخم۔ ران کا لاسنا۔ پت یا پتی۔ داد چنبل۔ گلٹیاں۔ ورم چوٹ۔ خنازیر (ہجیران) آگ سے جلنا۔ ناسور۔ چھپاکی۔ بجلی سے جھلسنا۔ خارش مسہ۔ داغ خال۔ سوزش۔ کھجلی۔ مہاسہ۔ پسینہ بدبودار۔ لونگنی۔ ہاتھ پاؤں کا پھوٹنا۔ کچلا جانا۔ چھیپ۔ چھالے۔ کثرت پسینہ۔ آتشک۔ سوزاک۔ زہردار ڈنگ۔ افیون چھڑوانا۔ تمباکو کا زہر۔ باؤلے کتے کا کاٹنا۔ زہریلی اشیاء کھائی جانا۔ طاعون۔ امراض بچگان۔ بچوں کا دودھ نہ پینا۔ ڈبہ اطفال۔ خسرہ۔ چیچک۔ سوکڑا۔ موٹاپا۔ وغیرہ۔ غرضیکہ اور بھی کئی ایک امراض کا یہ ایک ہی دوا بہترین علاج ہے۔ مفصل آپ کو پرچہ ترکیب استعمال سے معلوم ہوگا۔ یہ تریاق اعظم کیا ہے۔ حقیقی معنوں میں نوع انسان کیلئے پیغام شفا ہے۔ آپکے گھر میں اسکی ایک شیشی کا موجود رہنا گویا یہ اس بات کی گارنٹی ہے کہ آپ واقعی ڈاکٹروں اور حکماء کی ضرورت سے بے نیاز ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دگنی قیمت واپس

اگر ان مذکورۃ الصدر بیماریوں کیلئے یہ تریاق اعظم نامی دوا تیر بہدف ثابت نہ ہو۔ تو دگنی قیمت واپس لیجئے۔

تریاق اعظم کے ذریعہ جان بلب مریض کو شفا ہوگئی

جناب مسٹر خلیل الرحمن صاحب اپرایر آبز رویٹری آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے تریاق اعظم نامی دوا آپ سے منگوائی۔ استعمال کی میں اس کی جسقدر بھی تعریف کروں۔ کم ہے یہ تریاق اعظم ہر ایک بال بچے والے گھر میں موجود رہنا بہت ضروری ہے۔ آدھی رات کا وقت تھا۔ ڈاکٹر اور حکیم کا ملنا مشکل تھا۔ اور میرے ایک پڑوسی کی جان نکل رہی تھی۔ اس جان بلب مریض کو اس تریاق سے۔ فوراً شفا ہوئی۔ اور ایسی مثالیں بیشمار ہیں۔ جن میں آڑے وقت میں تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی۔ آپ نے ایسی دوا ایجاد کر کے مخلوق خدا پر بڑا احسان کیا ہے۔ اگر اسے زندگی کا رہبر کہا جائے۔ تو بجا ہے۔ ایک شیشی کلاں بہت جلد بذریعہ وی۔ پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیں۔"

ملنے کا پتہ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

لاہور ۲۴ اگست۔ آج مہاراجہ صاحب سر ہری سنگھ والیٔ ریاست جموں و کشمیر بذریعہ پنجاب میل لاہور سے گذرے آپ کے لئے گاڑی کے متعدد ڈبے ریزرو تھے۔ ریلوے سٹیشن پر کشمیر کے باشندوں نے مہاراجہ کشمیر زندہ باد کے نعرے لگائے۔ مگر مہاراجہ صاحب کی گاڑی کے تمام کمرے بند تھے۔ نمائندگان پریس نے بھی مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی کوشش کی۔ مگر انہیں بتایا گیا۔ کہ مہاراجہ صاحب اس طرح گاڑی میں یا باہر ملاقاتیں کرنا پسند نہیں کرتے۔

ناگپور ۲۴ اگست۔ آج پراونشل کانگرس کمیٹی نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ گورنر سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنی تنخواہ میں کم از کم ۴۰ فیصدی تخفیف کریں۔ تاکہ آئی۔ سی۔ ایس والے بھی ان کی پیروی کریں۔

کلکتہ ۲۴ اگست۔ آج بنگال اسمبلی میں انڈیمان کے بھوک ہڑتالیوں کے متعلق بہت سے سوالات کئے گئے۔ ہوم ممبر نے جواب دیا۔ کہ جب بھوک ہڑتالی ہڑتال ترک کر دیں گے تب ان کو واپس ہندوستان لانے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔

لاہور ۲۴ اگست وائسرائے کی لاہور میں آمد کے سلسلے میں معلوم ہوا ہے کہ آپ شملہ سے کلو جائینگے اور پھر کلو کی وادی میں پیدل سیر کرتے ہوئے ۲۲ اکتوبر کو لاہور پہنچیں گے۔ دوسرے روز شاہی قلعہ لاہور میں دربار کریں گے۔ اس سلسلہ میں سینکڑوں دعوت نامے جاری ہو چکے ہیں۔ لیڈی لنلتھگو میکلیگن سکول راولپنڈی اور ولنگڈن ہسپتال کا معائنہ کریں گی ۲۶ اکتوبر کو شالامار باغ میں پنجاب کے وزیروں کی طرف سے وائسرائے کو پارٹی دی جائے باغ کو نہایت اعلیٰ طور پر سجایا جائے گا۔ اسی رات کو وائسرائے معہ پارٹی دہلی روانہ ہو جائیں گے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جموں ۲۵ اگست۔ حکومت جموں نے لالہ ملک راج صراف ایڈیٹر "رنبیر" کو تین ماہ کے لئے سانبہ میں نظر بند کر دیا ہے۔ جموں بار کے رکن لالہ دینا ناتھ مہاجن وکیل کو چھ ماہ کے لئے جموں سے نکال دیا گیا ہے۔ ایک اور وکیل لالہ ہربنس بھگت کو ۶ ماہ کے لئے ریاست کی حدود سے خارج کر دیا گیا ہے۔ مزید نظر بندیوں کا عنقریب اعلان ہونے والا ہے۔

شملہ ۲۵ اگست۔ آج مرکزی اسمبلی میں مسٹر ستیہ مورتی کی تحریک التوا پر جو انہوں نے انڈیمان کے بھوک ہڑتالی سیاسی قیدیوں کے متعلق پیش کی بحث ہوئی۔ اور بالآخر یہ تحریک $\frac{62}{55}$ ووٹوں سے پاس ہو گئی۔

شنگھائی ۲۵ اگست۔ نانکن گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ جو کوئی لوٹتا یا غلط افواہ پھیلاتا ہوا پایا جائیگا یا جو سپاہی فوج چھوڑ کر چلا جائیگا اسے گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

لکھنؤ ۲۵ اگست۔ یوپی اسمبلی کا بجٹ سیشن ۲ ستمبر کو شروع ہوگا اور اسی دن وزیر اعظم ایک ریزولیوشن پیش کریں گے۔ جس کا مقادیہ ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء بالکل غیر تسلی بخش ہے اسے واپس لے لیا جائے۔

امرتسر ۲۵ اگست۔ جھابوا اندور اور بانسواڑہ کی ریاستوں سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں کے قریباً ۲ ہزار بھیل غربت کی وجہ سے پچھلے ۱۵ روز میں عیسائی ہو چکے ہیں۔

کٹک ۲۴ اگست۔ آنریبل مسٹر بودھرام دوبے وزیر محکمہ قانون دلوکل سیلف گورنمنٹ نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ صوبہ اڑیسہ کی دیوانی اور فوجداری عدالتوں کے تمام جوڈیشل افسروں کو یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ پبلک کے آقا نہیں بلکہ خادم ہیں۔ اور جو تنخواہیں وہ لیتے ہیں۔ وہ غریب فاقہ کش اور نیم برہنہ عوام کی جیبوں سے نکلتی ہیں۔ اس لئے ہمارا رویہ ایسا ہونا چاہیئے کہ پبلک ہماری خدمت کے جذبہ سے متاثر ہو۔ افسروں کو عوام۔ جیوری کے ممبروں۔ اسیسروں۔ وکلا۔ مقدمہ کرنے والوں۔ فریقین اور گواہوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا چاہیئے اور کسی شخص سے ہرگز نفرت کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے۔

پیکن ۲۴ اگست۔ جاپانی ذرائع سے موصول شدہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جاپانی افواج نے صوبہ چاہار کے دارالخلافہ کلگن پر قبضہ کر لیا۔ اور اب جاپانی افواج پیکن سویان ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ جنوب مشرق میں یلغار کرتی ہوئی درہ نانکو کی طرف جا رہی ہیں۔

بلباؤ ۲۴ اگست۔ جنرل فرینکو کی باغی حکومت نے باسک کے سابق وزیر صنعت مسٹر نیوتیل سنٹرو کو پھانسی کی سزا دی ہے۔

ناگپور ۲۵ اگست۔ گورنمنٹ سی۔ پی اور برار نے گورنمنٹ ہند کی منظوری سے ۵۰ لاکھ روپیہ قرضہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ قرضہ ستمبر ۱۹۴۲ء میں قابل ادائیگی ہوگا۔ اور اس پر ۳ فیصدی سالانہ سود دیا جائے گا قرضہ ۳۱ اگست تک لیا جائے گا

گورداسپور ۲۴ اگست معلوم ہوا ہے کہ ضلع گورداسپور میں قرضہ مصالحتی بورڈ مقرر ہونے والا ہے۔ اور اس فیصلہ کے لئے تحصیل شکر گڑھ کو چنا گیا ہے

الہ آباد ۲۵ اگست۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں چین کو ہندوستانی فوج بھیجے جانے کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا ہے۔

ناگپور ۲۵ اگست۔ گورنر سی پی نے حکم دیا ہے کہ سی پی و برار کے چیف منسٹر کو آئندہ پرائم منسٹر سی پی و برار کے نام سے موسوم کیا جائے۔ اس لئے اب آنریبل ڈاکٹر کھارے سی پی کے پرائم منسٹر کہلائیں گے۔

کراچی ۲۵ اگست۔ آج سندھ اسمبلی نے ممبران اسمبلی کی تنخواہوں اور الاؤنس کے متعلق ایک بل پاس کیا۔ ممبران اسمبلی کی تنخواہ کیلئے ۷۵ روپے ماہوار اور ۲ روپے ۸ آنے روزانہ الاؤنس و ڈیوڑھے سیکنڈ کلاس کے کرایہ کی سفارش کی گئی ہے۔

لکھنؤ ۲۵ اگست۔ گونڈا کے سیلاب زدہ رقبہ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ ایک شخص کو جو سیلاب کے پانی سے باہر نکلنا چاہتا تھا مگرمچھ نے ہڑپ کر لیا۔ پانچ آدمی بھڑائچ کے مقام پر ڈوب کر مر گئے۔ بھڑائچ بستی گونڈہ۔ اور بارہ بنکی کے اضلاع میں سیلاب کا اثر سات سو سے زیادہ دیہات پر ہوا ہے فصل خریف تباہ ہو گئی ہے۔ گورکھپور کے بھی ۶۰ گاؤں تباہ ہو گئے ہیں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے گورنمنٹ ۵ ہزار روپیہ منظور کر چکی ہے

گجرات ۲۴ اگست ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرات نے فسادات آہلہ کے دو درجن مسلم ملزمان کو ۵۰۵ سو روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا ہے باقی ۹ ملزم بھی عنقریب ضمانت پر رہا کئے جانے والے ہیں۔

کلمن ٹراونکور ۲۵ اگست آج مہاراجہ ٹراونکور نے رستم زمان گاماں کو جنہوں نے اپنی پارٹی کے ہمراہ ہز ہولی نس کی موجودگی میں کشتی لڑ کر دکھائی تھی "ویر سنگھالا" کا خطاب اور ایک ہزار روپیہ انعام دیا "ویر سنگھالا" کا خطاب ریاست ٹراونکور میں سب سے بڑا اعزاز سمجھا جاتا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر :- غلام نبی